جنت کی شاہراہ

جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں تقریب توسیع وسنگ بنیاد کے موقع پر ممتاز محقق ڈاکٹر حافظ عبدالرشید اظہر حفظہ اللہ نے ابناء جامعہ کی نمائندگی کرتے ہوئے خطاب فرمایا۔ جسے حاضرین نے بے حد سراہا۔ افادہ عامہ کیلئے شائع کیا جا رہا ہے۔ (ادارہ)

الحمدللہ والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ اعوذباللہ من الشیطن الرجیم۔

واذ یرفع ابراھیم القواعد من البیت واسماعیل ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ ربنا واجعلنا مسلمین لک ومن ذریتنا امۃ مسلمۃ لک وارنا مناسکنا وتب علینا انک انت التواب الرحیم۔

اور جب ابراہیم اور اسماعیل بیت اللہ کی بنیادیں اٹھا رہے تھے (تو یہ دعا کر رہے تھے) اے ہمارے پروردگار! ہم سے (یہ خدمت) قبول فرما، بے شک تو سننے والا، جاننے والا ہے۔ اے پروردگار ہمارے! ہم کو اپنا فرماں بردار بنائے رکھیو اور ہماری عبادت کے طریقے بتا اور ہم پر توجہ فرما، بے شک تو بہت زیادہ توجہ فرمانے والا مہربان ہے۔

حضرات گرامی، علمائے کرام، احباب جماعت، اکابرین ملت، قائدین مسلک اور عزیز القدر طلبہ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دینی مدارس و معاہد اور جامعات و مراکز دین اسلام کے مضبوط قلعے اور ذکر الٰہی کے قابل قدر مقامات ہیں، انبیاء ورسل صلوات اللہ علیہم کی عالی شان تعلیمات و ہدایات کا تسلسل ہیں۔ ان کے نظام تعلیم و تربیت اور تزکیہ نفس کا امتداد ہیں اور دنیا و عقبیٰ کی فلاح و نجات کا حسین امتزاج ہیں۔ ان مدارس میں بچھی ہوئی مسند درس و تدریس پر رونق افروز اساتذہ و معلمین اور مقام تحدیث پر فائز محدثین بظاہر خرقہ پوش اور بوریہ نشین نظر آتے ہیں مگر حقیقت میں وہ مسند نبوت و رسالت کے عالی مرتبت وارث و جانشین ہیں۔ ان کا وظیفہ انبیاء کا وظیفہ ہے

هو الذی بعث فی الامیین رسولا منهم یتلوا علیهم آیاته ویزکیهم ویعلمهم الکتاب والحکمة وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین (الجمعة:۲)

وہی تو ہے جس نے ان پڑھوں میں انہی میں سے رسول بنا کر بھیجا جو ان کے سامنے اس کی آیتیں پڑھتے اور ان کو پاک کرتے ہیں۔ اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتے ہیں اور اس سے پہلے تو لوگ صریح گمراہی میں تھے۔

انبیاء کرام کے مقدس فریضے ''تزکیہ و تعلیم اور دعوت و تبلیغ'' میں ممد و معاون علماء کے بارے میں فرمایا:

• فالذین امنوا به وعزروه ونصروه واتبعوا النور الذی انزل معه اولئک هم المفلحون (الاعراف:۱۵۷)

تو جو لوگ اس نبی پر ایمان لائے اور اس کی رفاقت اختیار کی، اور اس کی مدد کی اور جو نور اس کے ساتھ نازل ہوا اس کی پیروی کی وہ ہی فلاح پانے والے ہیں۔

ان مدارس و جامعات میں زیر تعلیم طلبہ بھی انبیاء کرام کے زیر تربیت لوگوں کے تسلسل کا حصہ ہیں۔ اللہ رب العزت اور اس کے نبیوں اور رسولوں نے انہیں عزت و توقیر عطا فرمائی اور دشمنوں کی طرف سے ان پر حملوں کا ہر طرح سے دفاع فرمایا۔ قوم نوح کے کفار نے انہیں حقارت کی نظر سے دیکھا:

وما نرک اتبعک الا الذین هم اراذلنا بادی الرای وما نری لکم علینا من فضل بل نظنکم کاذبین۔

اور ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ تمہارے پیرو وہی لوگ ہوئے ہیں جو ہم میں ادنیٰ درجے کے ہیں اور سرسری سے عقل والے اور ہم تم میں اپنے اوپر کسی طرح کی فضیلت نہیں دیکھتے بلکہ تمہیں جھوٹا خیال کرتے ہیں۔

جب کفار کا اصرار بڑھا کہ ان طلاب دین

کو اپنے سے دور کرو تو ارشاد ہوا:

وما انا بطارد الذین آمنوا انهم ملاقوا ربهم ولکنی اراکم قوما تجهلون۔ ویقوم من ینصرنی من الله ان طردتهم افلا تذکرون (سورة هود)

اور جو لوگ ایمان لائے ہیں ان کو نکالنے والا بھی نہیں ہوں، وہ تو اپنے رب سے ملنے والے ہیں لیکن میں دیکھ رہا ہوں کہ تم لوگ نادانی کر رہے ہو۔ اے میری قوم کے لوگو اگر میں ان کو (اپنی مجلس سے) نکال دوں تو اللہ (کے عذاب) سے بچنے میں کون میری مدد کرے گا۔ بھلا تم سمجھتے کیوں نہیں ہو۔

اور پھر رسالت مآب ﷺ کو حکم ہوا:

ولا تطرد الذین یدعون ربهم بالغداة والعشی یریدون وجهه (الانعام:۵۲)

اور جو لوگ صبح وشام اپنے رب کو پکارتے ہیں، اس کی رضا کے طالب ہیں ان کو مت دور کرو۔

نیز فرمایا:

واصبر نفسک مع الذین یدعون ربهم بالغداة والعشی یریدون وجهه ولا تعد عینک عنهم (الکهف)

اور جو لوگ صبح شام اپنے رب کو پکارتے ہیں اور اسکی رضا کے طالب ہیں ان کے ساتھ اپنے آپ کو روکے رہو اور تمہاری نگاہیں ان سے گزر کر کسی اور طرف نہ دوڑیں۔

وعن ابی الدرداء رضی الله عنه قال: سمعت رسول الله ﷺ یقول: من سلک طریقا یطلب فیه علما سلک الله به طریقا من طرق الجنة وان الملائكة لتضع اجنحتها رضا بطالب العلم

(الحدیث، احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: جو شخص طلب علم کیلئے سفر اختیار کرے، اللہ اس کو جنت کی راہ پر چلائے گا اور فرشتے طالب علم کی خوشنودی کیلئے اپنے پر بچھاتے ہیں۔

عن ابی سعید الخدری رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ان الناس لکم تبع وان رجالا یاتونکم من اقطار الارض یتفقهون فی الدین فاذا اتوکم فاستوصوبهم خیرا (الترمذی)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ تمہارے تابع ہیں اور لوگ اطراف عالم سے تمہارے پاس دین کی سمجھ حاصل کرنے آئیں گے۔ جب وہ تمہارے پاس آئیں تو ان کے ساتھ بہتر سے بہتر سلوک کرنا۔

حقیقت یہ ہے کہ ان مدارس اور ان میں مصروف علم علماء وطلبہ کی بدولت اور ان کے اس سلسلہ تعلیم وتعلم کی برکت سے ہی دنیا میں صدائے لا الہ الا اللہ بلند ہو رہی ہے، فضائیں نغمہ توحید سے گونج رہی ہیں، کلمۃ اللہ بلند ہے، دین حق کا چراغ روشن ہے، قال اللہ وقال الرسول کے جان فزا نغمے ہر طرف سنائی دے رہے ہیں

حقیقت یہ ہے کہ ان مدارس اور ان میں مصروف علم علماء وطلبہ کی بدولت اور ان کے اس سلسلہ تعلیم وتعلم کی برکت سے ہی دنیا میں صدائے لا الہ الا اللہ بلند ہو رہی ہے، فضائیں نغمہ توحید سے گونج رہی ہیں، کلمۃ اللہ بلند ہے، دین حق کا چراغ روشن ہے، قال اللہ وقال الرسول کے جان فزا نغمے ہر طرف سنائی دے رہے ہیں۔

امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا سلسلہ جاری ہے، جس کی وجہ سے خیر وشر اور نیکی و بدی میں فرق ہو رہا ہے، بچوں پر شفقت اور بزرگوں کی عزت ہو رہی ہے، اکل حلال اور صدق مقال کا اہتمام ہے۔ منبر ومحراب سے صدائے خیر سنی جا رہی ہے۔ گویا دنیا کا یہ نظام انہی خرقہ پوشوں اور بوریہ نشینوں اور توحید کے علمبرداروں کی برکت سے قائم ہے، جب یہ مدارس اور اس میں قائم ذکر الٰہی کا سلسلہ نہ رہا تو پھر کچھ بھی نہیں رہے گا۔ یہ دنیا اللہ نے بنائی ہی اپنے ذکر کیلئے ہے۔ اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

الدنیا ملعونة وملعون ما فیها الا ذکر الله وما والاه

دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب رحمت الٰہی سے دور ہے۔ ماسوا اللہ کے ذکر کے اور جو کچھ اس سے متعلق ہے۔

نیز فرمایا:

ولا تقوم الساعة علی احد یقول: الله، الله

اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی جب تک کوئی ایک شخص بھی اللہ اللہ کہہ رہا ہے۔

خیر وبرکت کا یہ سلسلہ انہی مدارس اور ان میں موجود علماء وطلاب کی بدولت قائم ہے۔ یہی لوگ صدیوں سے کابراعن کابر (پشت در پشت) ذکر وفکر، علم وفضل اور تعلیم وتربیت کا یہ سلسلہ مبارکہ

قائم رکھے ہوئے ہیں۔تو یہ اسی مقدس گروہ کی جہد مسلسل اور سعی پیہم کا نتیجہ ہے۔ محدثین کرام کی جماعت اصحاب صفہ کے مدرسہ نبویہ کا تسلسل تھا اور ان کے مخلص جانشین اج بھی اسی راہ پر رواں ہے، جو یقیناً جنّت کی شاہراہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں دعائیں دیں اور ان کی بقاء کو علم کی بقا قرار دیا۔

عن ابن مسعود رضی الله عنه قال سمعت رسول الله ﷺ يقول: نضر الله امرا سمع منا شيئا فبلغه كما سمعه فرب مبلغ اوعلى له من سامع (الترمذی، وابن ماجه)

عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جس نے ہم سے کچھ سنا پھر جیسے سنا اسی طرح پہنچا دیا، بہت سے لوگ جن کو (علم) پہنچایا گیا، اسے سننے والے (استاذ) سے زیادہ محفوظ رکھنے والے ہوتے ہیں۔

عن عبدالله بن عمرو قال: قال رسول الله ﷺ ان الله لا يقبض العلم انتزاعا ينتزعه من العباد ولكن يقبض العلم بقبض العلماء حتى اذا لم يبق عالم اتخذ الناس رءوسا جهالا فسئلوا فافتوا بغير علم فضلوا واضلوا (متفق عليه)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ علم کو ایسے نہیں سمیٹے گا کہ یک بارگی بندوں (کے دلوں) سے کھینچ لے بلکہ علماء کو موت دے کر علم کو سمیٹ دے گا۔ یہاں تک کہ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا لوگ جاہلوں کو پیشوا بنالیں گے، ان سے سوال کیا جائے گا تو وہ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے اس طرح وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

مدارس دینیہ اور ان میں درس و تدریس کتاب وسنت کا مبارک سلسلہ قائم رکھنے اور اسے ہم تک پہنچانے پر ہم سلف صالحین ائمہ دین اور علمائے مرحومین کیلئے دل کی گہرائیوں سے مغفرت اور بلندی درجات کی دعائیں کرتے ہیں اور موجودین کی صحت وسلامتی اور خیر وعافیت کیلئے اللہ کے حضور گڑگڑاتے ہیں۔ اللہ دیر تک ان کا سایہ ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ وہ ہماری کار خیر میں رہنمائی کرتے رہیں۔ یہ لوگ ہمارا سرمایہ گراں مایہ ہیں، حفظہم اللہ

ہماری مادر علمی ''جامعہ سلفیہ'' کی تاسیس اول میں ہمارے اسلاف کرام کے اخلاص وتقویٰ کا اثر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے بہترین قبولیت سے نوازا، اس کی خدمات علم و دعوت کا دائرہ اطراف واکناف عالم تک پھیل گیا ہے۔

فتقبلها ربها بقبول حسن وانبتها نباتا حسنا

اس کے رب نے اسے حسن قبول سے نوازا اور اچھے طریقے سے اگایا اور پھیلایا۔

اللہ تعالیٰ رحمت کی برکھا برسائے ان اعاظم رجال کی قبروں پر جنھوں نے اپنے مبارک ہاتھوں سے اس کی تاسیس میں حصہ لیا تھا، جن میں مولانا سید محمد داؤد غزنوی، مولانا محمد اسماعیل سلفی، میاں محمد باقر، حضرت مولانا ابو الطیب محمد عطاء اللہ حنیف، مولانا محمد حنیف ندوی، مولانا عبید اللہ احرار، مولانا محمد اسحاق چیمہ، حضرت صوفی عبداللہ وغیرہم رحمہم اللہ جیسی نابغہ روزگار شخصیات شامل تھیں۔

میں ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں اور سپاس تشکر بھی سامنے موجود کراچی سے پشاور تک اہل الحدیث کے اکابر علماء اور قائدین کی خدمت میں اور ان کے یہاں تشریف لانے پر ان کی عظمت کو سلام کرتا ہوں، اور بلانے والوں کا بھی بے حد شکر گزار ہوں کہ انہوں نے ان عظیم شخصیات کو ایک سٹیج پر جمع کر کے ہمیں ان کی زیارت کا موقع فراہم کیا اور ان کے خیالات عالیہ سے مستفید ہونے کی فرصت مہیا کی۔

جماعت کے احباب کو اپنے قائدین اور راہنماؤں سے ایسی ہی عظمتوں کی توقع رہتی ہے۔

حاضرین محترم! انہیں جی بھر کے دیکھ لیجئے، ان کی باتیں دھیان سے سنیئے اور ان کے فرمودات کو دل و دماغ میں بٹھایئے اور حرز جان بنایئے، ایسی مبارک اور پر رونق مجلسیں روز روز میسر نہیں آتیں۔

تمتع من شميم عرار نجد
فما بقى العشية من عرار

مدارس دینیہ اور ان میں درس وتدریس کتاب وسنت کا مبارک سلسلہ قائم رکھنے اور اسے ہم تک پہنچانے پر ہم سلف صالحین ائمہ دین اور علمائے مرحومین کیلئے دل کی گہرائیوں سے مغفرت اور بلندی درجات کی دعائیں کرتے ہیں اور موجودین کی صحت و سلامتی اور خیر وعافیت کیلئے اللہ کے حضور گڑگڑاتے ہیں۔ اللہ دیر تک ان کا سایہ ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ وہ ہماری کارخیر میں رہنمائی کرتے رہیں۔ یہ لوگ ہمارا سرمایہ گراں مایہ ہیں، حفظہم اللہ